

9380-گھنگاروں سے معاملات کی کیفیت

سوال

اسلام پر کاربند نہ رہنے والے خاندان کے بارہ میں دین اسلام کا التزام کرنے والی عورت کیا کرے؟ اور سنت نبویہ کا التزام کس طرح کرے؟

کیا ایسی بہن کے لیے جائز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے خاندانی تعلقات منقطع کر دے اور علیحدگی کی زندگی گزارے؟

اس لیے کہ اس جگہ شر و برائی اور غیبت و فتنہ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کرنے پر ابھارا جاتا ہے، تو کیا کوئی ایسا علاج و دعا ہے جو اس جیسے موقف کے لیے فائدہ مند ہو؟

پسندیدہ جواب

ہم اس مسلمان بہن کو یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام پر کاربند رہنے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کو ثابت قدمی نصیب کرے اور اس پر آپ کے تعاون میں آسانی فرمائے۔ آمین
یارب العالمین۔

اور سوال کے بارہ میں ہم کہیں گے کہ آپ کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء پر عمل کرنا ضروری ہے:

پہلی:

ان کی تکالیف پر صبر کریں اس لیے کہ دین کا التزام کرنا کوئی آسان کام نہیں اور پھر یہ انبیاء کا راستہ ہے، اس راستہ میں مسلمان کو لازمی اور ضروری صعوبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صحیح مسلم میں حدیث بیان فرمائی ہے:

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھیری گئی ہے، اور جہنم کی آگ شہوات سے گھری ہوئی ہے)
صحیح مسلم حدیث نمبر (2823)۔

اور پھر انبیاء علیہم السلام نے بھی اس راہ میں اپنی قوموں سے تکلیفیں اٹھائیں بلکہ انہوں نے تو اقرباء و قریبی رشتہ داروں سے بھی بہت سخت تکلیفیں برداشت کیں

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر کی بنا پر انجام اچھا کر دیا۔

دوسری :

مسلمان بہن پر ضروری ہے کہ وہ اپنے خاندان والوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ نصیحت کی کوشش کرنے اور ناامید نہ ہو، اور ان کے سامنے اخلاق حسنہ اور اچھے کاموں اور اچھی بات کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرے اور ان کی طرف مدد و تعاون کا ہاتھ بڑھائے، حتیٰ کہ ان کے ساتھ بھی جوان میں سے سب سے زیادہ تکلیف و تنگی دیتے ہیں ان شاء اللہ یہ ان کے لیے بہت اثر انداز ہوگا اور دعوت الی اللہ کے وسائل میں یہی سب سے کامیاب ترین وسیلہ ہے۔

تیسری :

آپ اس التزام میں اس کا مددگار و معاون حاصل کرنے کی کوشش کریں وہ اس طرح کہ جو اس سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہو اس کی طرف مائل ہوں اور وہ دوسروں سے زیادہ قبول کرنے والا ہوگا۔

چوتھی :

آپ سب سے قیمتی اور بڑے اسلحہ دعا کا سہارا لے کر اس سے مسلح ہوں اور ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو دین پر کار بند رہنے کے نور منور کر دے، اور یہ دعا آپ سجدوں میں اور رات کے آخری حصہ میں سحری کے وقت اور دعا کے دوسرے اوقات میں کثرت سے کیا کریں اور قبولیت سے ناامید نہ ہوں۔

پانچویں :

آپ یہ علم میں رکھیں کہ ہر علیحدگی فائدہ مند نہیں ہوتی، بلکہ بعض نے (اللہ انہیں ہدایت دے) علیحدگی کی تو ان کے خاندان والوں کے لیے تو زیادہ نقص و فحور کا باعث بن گئی اور وہ دین اور بھی زیادہ دور ہو گئے۔

اور پھر علیحدگی اختیار کرنے والے کے لیے علیحدگی سینہ کی تنگی اور گھٹن اور عدم برداشت کا سبب بھی بن جاتی ہے، اس لیے ہمارے خیال میں آپ کے لیے یہی بہتر ہے کہ سوال کرنے والی بہن صبر کرے اور اپنے خاندان سے ایسا میل جول رکھے جو اس کے دین اور ایمان پر اثر انداز نہ ہو۔

اور گھر کے اندر رہتے ہوئے علیحدگی ہو تو وہ افضل ہے اس لیے کہ عورت کا اپنے گھر والوں کے پاس کے نکل جانا اس کے خلاف زیادہ بات چیت کا باعث بنے گا، اور وہ لوگ اسے لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھیں گے اس لیے کہ اپنا خیال رکھنے اور بچاؤ کرنے والوں سے دور اور علیحدہ ہو چکی ہے۔

اور پھر آپ کا گھر میں اور خاندان والوں کے ساتھ رہنا آپ کے گھر والوں کے لیے زیادہ نفع مند ہوگا، اس لیے کہ بہت سی معاصی و گناہ کی گھر والے اپنی اس اولاد کی خاطر جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے جرات نہیں کریں گے، اور جب وہ ان سے علیحدگی اختیار کر لیں تو پھر گھر والوں کے لیے فضا کھل جائے گی جو ان کے لیے معاصی و گناہ کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

تو اس لیے دعوت دینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکیم ہو اور حکمت سے کام لے اور اسے علیحدگی کے نتیجے میں پیش آنے والی مصلحتوں اور فساد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیے لہذا اسے ایک بڑے فساد کے بپا ہونے پر ایک چھوٹی سی مصلحت کو مقدم نہیں کرنا چاہیے، اور پھر مفساد کو روکنا مصلحت حاصل کرنے سے اولیٰ اور بہتر ہے۔

پچھٹی :

اس جیسے حالات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہتر اور معین دعا کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنی قوم کی ہدایت اور مغفرت کی دعا فرمائی تھی۔

۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو اس کی قوم نے مار مار کر لہو لہان کر دیا اور وہ اپنے خون کو صاف کرتے ہوئے بھی یہ دعا کر رہا تھا، اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے اس لیے کہ انہیں تو علم ہی نہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3290) اور صحیح مسلم حدیث نمبر (1792)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ :

جس نبی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ پہلے انبیاء میں سے تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی یہی کچھ میدان احد میں ہوا۔ شرح مسلم للنووی (150/12)۔

ب۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دوست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے :

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوس قبیلہ نافرمان ہے اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ ان پر بددعا کریں، تو کہنا کہ گیا کہ اب دوس قبیلہ تباہ ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمانے لگے :

اے اللہ دوس قبیلہ ہدایت نصیب فرما اور انہیں یہاں لا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2779) صحیح مسلم حدیث نمبر (2524)۔

ج۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، اور ایک دن میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں نازیبا الفاظ کہے جو مجھے اچھے نہ لگے تو میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہا ہوں اور وہ انکار کرتی رہیں اور آج بھی میں نے دعوت اسلام پیش کی تو انہوں نے آپ کے بارہ میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کیے جو مجھے ناپسند لگے لہذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ام ابوہریرہ کو ہدایت سے نوازے۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرمانے لگے :

اے اللہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے خوشی خوشی وہاں سے نکلا اور جب میں دروازہ کے پاس پہنچا تو رہ بند تھا، اور میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہنے لگیں اے ابوہریرہ ذرا ٹھہراؤ۔

میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا اور پنا لباس وغیرہ پہنا اور جلدی میں دوپٹا لیے بغیر دروازہ کھول کر کہنے لگیں، اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
واپس آیا تو خوشی سے رو رہا تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشے
ہوئے ابوہریرہ کی والدہ کو حدایت نصیب فرمادی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اچھی باتیں کہیں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2491)۔

واللہ اعلم.